مدینۃ المسیح علیہ السلام

الحمد للہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت اچھی اور زکام کو آرام ہے ٭ حضرت ام المؤمنین زادمجدہا و دام ظلہا مع خدام دہلی وغیرہ کے سفر سے ۱۱۔ اکتوبر کو مع الخیر قادیان پہنچ گئے ہیں فالحمد للہ ۱۴۔ اکتوبر کو میر افضل علی صاحب جعفری اثنا عشری متعلم ایم۔ اے کلاس مشن کالج لاہور سید انعام اللہ شاہ صاحب سیالکوٹی کے ہمراہ تشریف لائے اور ۱۷۔ اکتوبر کو چند سوالات لکھ کر حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کئے۔ حضرت مسلسل چار پانچ گھنٹے تک مسجد مبارک کے ساتھ والی کوٹھڑی میں ۸۔۱۰۔ اصحاب کی موجودگی میں انکے جواب دیتے رہے جن کا میر صاحب پر بفضل خدا بہت نیک اثر ہوا۔ اور آپ نے کہا کہ میں پھر بھی قادیان آؤنگا اور مختلف مسائل کے متعلق بات چیت کرونگا ٭ **آمد مہمانان** اخویم مکرم جناب چودھری ابوالہاشم خان صاحب ایم۔ اے انسپکٹر مدارس اور انکے بھائی ابوالقاسم صاحب اور

اخبار احمدیہ

کوہ منصوری سے صوفی تصور حسین صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ یہاں کچھ سعید الفطرت لوگ سلسلہ کی باتوں کو سنتے اور حضرت کی کتابوں کو پڑھتے ہیں۔ چند روز کا ذکر ہے کہ ایک عرب صاحب یہاں آئے تھے انکو تبلیغ کیگئی۔ اور خدا کے فضل سے بہت اچھا اثر لیکر گئے۔ میں نے ان کو حضرت اقدس علیہ السلام کی دو تین کتابیں دیں ایک استفتاء اور دوسری خطبہ الہامیہ۔ وہ انہیں اپنے ہمراہ لیگئے ہیں۔ خطبہ الہامیہ تو میں نے خود بھی انکو پڑھ کر سنایا۔ ایک دن وہ مخالفوں کے پاس گئے۔ اور انہیں کہنے لگے تم لوگ احمدیوں کو کیوں کافر کہتے ہو۔ جبکہ وہ قرآن اور حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ مرزا صاحب دعوی نبوت اور مسیحیت کرتے ہیں تو عرب صاحب نے انکو جواب دیا کہ مسیح اور مہدی موعود تو نبی اللہ ہی ہوگا۔ جب انکی اتباع میں وہ اپنے آپکو نبی کہتے ہیں تو پھر کونسا نقصان ہے۔ ہم تو امام مہدی کے منتظر بیٹھے ہیں۔ اور انکے ظہور کی علامتیں بھی ظاہر ہو چکی ہیں۔ تم لوگ ان کو کافر کہو پہلے وہ عرب صاحب مخالفوں کے ہاں مقیم تھے۔ لوگوں نے انکو ہمارے پاس آنے سے بہت روکا اور کہا ہم آپ کو روپیہ اور کپڑوں وغیرہ کا انتظام کر دینگے لیکن انہوں نے انکی ایک نہ مانی اور انکے ہاں سے چلے گئے ٭

جہانسی سے برادر مراد بخش صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت فضل عمر کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں انکو ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ انشاء اللہ باقی بھی سب پوری ہونگی۔ اور اسلام اطراف عالم میں پھیلیگا۔ یہاں کے لوگ سلسلہ احمدیہ کی سخت مخالفت کرتے ہیں۔ چنانچہ بعض لوگوں نے ہماری مخالفت کی تھی۔ مگر خدائے تعالیٰ نے انہی کو ذلیل و رسوا کیا ٭

کھاریاں سے میاں فضل الدین صاحب کی درخواست آئی تھی جس پر مکرم مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بغرض تبلیغ موضع صحنہ میں بعد عید اضحی

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام مرزا بیگ قادیان میں چھپکر شایع ہوا)

تشریف لیجائینگے ٭

پٹیالہ سے مولوی عبدالصمد صاحب لکھتے ہیں کہ اختتام لیکچر بعض مخالفین نے آیت انی متوفیک پر بہت شور ڈالا اور کہا کہ مسیح زندہ آسمان پر بیٹھا ہے۔ میں نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ اور مسیح ناصری مر چکے ہیں۔ پھر بموجب اعتقاد مخالفین کے حیات مسیح کے دلائل تفاسیر سے بتا کر یہ سمجھایا کہ عیسائیوں میں اور تم میں کیا فرق ہے۔ جو دلائل الوہیت مسیح کے وہ دیتے ہیں وہی تم پیش کر رہے ہو۔ اثبات کو سنکر انکے دلوں میں وہ جوش مخالفت نہ رہا۔ الحمدللہ کہ بعض لوگ اچھا اثر لیکر گئے ہیں ٭

برہمن بڑیہ سے ہمارے مکرم سید محمد عبدالواحد صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ ان دنوں خداتعالےٰ نے تبلیغ کے لئے بہت اچھے موقعے دئے۔ چنانچہ ایک مولوی صاحب سے جو اسی علاقہ کے رہنے والے تھے گفتگو ہوئی۔ یہ صاحب مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی متوفی کے شاگرد ہیں۔ مولوی صاحب کو سلسلہ کے مفصل حالات سُنائے گئے۔ اور ہمنے اخبار رسالہ ہدایۃ المہتدی انکے اشتیاق پر دیا۔ انہوں نے سلسلہ کی کتابوں کو دیکھنے کا وعدہ کیا۔ احمدیت کی طرف وہ کچھ مائل معلوم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں قبول حق کی توفیق بخشے ٭

خبریں

قسطنطنیہ کی حالت

ایتھنز سے آئی ہوئی ایک دلچسپ چٹھی ایک اطالین اخبار میں شائع ہوئی ہے۔ اس سے پناہگزینوں کی زبانی ترکی مقام خلافت کے حال زار کا پتہ لگتا ہے۔ اسمیں بیان کیا گیا ہے کہ وہاں ۱۲ ہزار زخمی صرف ایک دن میں میدان جنگ سے بے کار ہو کر آئے۔ پھر اس سے چار دن بعد ۱۵ ہزار مجروح اور پہنچے۔ اور قریباً اتنے ہی اور بعد کے چند دنوں میں۔ اور کہ دردانیال میں ترکوں کے تخمیناً ۲ لاکھ جوان مارے گئے پھر لکھا ہے کہ جب (ترکی) گورنمنٹ کو مالی مشکلات پیش آئیں تو اس نے اعلان کیا کہ جن لوگوں نے ایک ہزار فرینک فی نفر اس غرض سے سرکار عثمانیہ کو دئے تھے کہ لڑائی پر جانے سے بری رکھے جائیں۔ وہ اتنی ہی اتنی رقوم اور دیں"

(الفضل۔ ترکوں پر بیٹھے بٹھائے یہ مصیبت کیوں پڑی؟ صرف اسوجہ سے کہ انہوں نے جرمنی کے بہکانے میں آکے خواہ مخواہ اپنے آپ کو نار حرب کی بھٹی میں جھونکا۔ پھر دولت برطانیہ کے بالمقابل جس کے ساتھ ساز باز رکھنے کی نہایت قوی وجوہ موجود تھیں)

تازہ واقعات جنگ

وزیر ہند بہادر کے مُرسلہ پیام برقی مورخہ ۱۳ اکتوبر سے واقعات ذیل معلوم ہوتے ہیں۔ مغربی میدان جنگ میں کوئی اہم تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ شمال و جنوب میں روسی جارحانہ کارروائی کر رہے ہیں۔ بلغاریہ نے سرویہ پر حملہ کر دیا ہے۔ فرنچ رپورٹ میں کئی جگہ شدید گولہ باری اور ٹاہیورے کے قریب ترقی کرنے کا ذکر ہے۔ روسی کہتے ہیں کہ ڈوئنسک سے ۱۲ میل شمال مغرب میں جرمنوں نے چند خندقوں پر قبضہ کر لیا ہے مگر جنوب میں وہ پسپا کر دئے گئے ہیں۔ وسط میں بھی دشمن کئی دیہات سے نکال باہر کیا گیا ہے۔ مشرقی گلیشیا میں غنیم دریائے سٹرپا سے پرے ہٹا دیا گیا۔ اور اس کو کامل شکست ہوئی۔ اس کے ساتھ افسر اور ۲ ہزار جوان بھی قید ہوئے۔ اطالوی اطلاع مظہر ہے کہ سطح مرتفع کارسو کے ایک وسیع محاذ پر بڑی شدید گولہ باری کے بعد آسٹروی حملہ پسپا کر دیا گیا۔ بلغاریوں نے نش سے جانب جنوب بمقام سیزر سرویوں پر دھاوا کیا مگر پسپا کر دئے گئے۔ فرنچ وزیراعظم نے اپنی چیمبر میں بیان کیا کہ سرویہ نے ہم سے مدد مانگی تھی۔ ہمنے اس کو امداد دینا منظور کر لیا ہے۔ روس بھی ہمارے ساتھ ہوگا اسطرح ہمارا حملہ دشمن کی کوشش کا ایک زبردست جواب ہوگا جبکہ اس وقت مغرب میں زور ٹوٹ چکا ہے۔ مشرق میں بھی اسکی روک تھام ہوگئی ہے۔ اور اب وہ بلغاریہ کی مدد سے اسکی کامیابی کا متلاشی ہے جو فرانس یا روس میں اسے حاصل نہ ہو سکی۔ یونانی چیمبر میں ایم وینزیلس نے کہا جرمنی جب اس وقت نہ جیت سکا جبکہ اسکی حریف طاقتیں تیار نہ تھیں تو اسکی کامیابی اب تو اور بھی مشتبہ ہے جبکہ انکے وسائل بہت وسیع ہوگئے ہیں کیا بلحاظ جمعیت کے کیا بلحاظ خزانہ کے اور کیا بلحاظ بحری اقتدار کے۔ بس ضرور ہے کہ انگلینڈ اور اُسکے رفقاء فتحیاب ہوں ٭

ریوٹر کے پیغامات برقی مورخہ ۱۳ و ۱۴ اکتوبر کا خلاصہ حسب ذیل ہے غنیم کی ایک نے سپلن تاخت ۱۳۔ اکتوبر کی شام کو رقبہ لندن کے ایک حصہ پر ہوئی۔ کچھ آتشگیر و اشتعال پذیر مواد اور بمب گرے۔ خفیف نقصان ہُوا۔ چند جگہ آگ لگی۔ جو جلدی سے بجھا دی گئی۔ سرکاری عمارات کو گزند نہیں پہنچا۔ کل دو عورتیں اور چھ مرد ہلاک ہوئے جو بجز ایک جنگی جوان کے سب سول تھے ۴۳ نفر زخمی ہوئے دارالعوام میں شور و غوغا سنائی دیتا رہا مگر کوئی توجہ نہ کیگئی۔ اور بحث میں خلل نہ پڑنے دیا گیا ٭

مشرقی محاذ میں دشمن قریباً ہر جگہ سے بھگا دیا گیا۔ اسکے کم از کم تین ڈویژنوں کا ستیاناس ہو گیا۔ ڈوئنسک میونسپلٹی کا عملہ واپس آرہا ہے۔ وہاں تیز رفتگا میں تار وغیرہ کے محکمے از سر نو قائم ہو گئے ہیں۔ روسی پھر ڈوئنسک ویلنا ریلوے کے قریب کرنے لگے ہیں۔ اور سطوح مرتفع پر قابض ہو گئے ہیں (انکی دیگر فتوحات کی تفصیل طویل ہے)

مغربی خط مصاف پر دشمن نے بڑی زبردست جمعیت لیکر نئے سر سے سوئیز اور بارنج و دیگر مقامات پر حملے شروع کئے تھے مگر باوجود توپخانہ کی زوردار تیاریوں کے اسکو بنقصان کثیر پسپا ہونا پڑا فلینڈرز میں ایک سنگین ریلوے حادثہ گزرا۔ اور دشمن کی ایک جنگی ٹرین تباہ ہو گئی۔ زیبرگی کے قریب اسکی ایک اور ٹرین نہر میں گر پڑی۔ ۸۵ جوان ڈوب گئے ٭

حملہ سرویہ کے متعلق ۱۴۔ اکتوبر کی تار خبر ہے کہ بلغاری نش سے بہ میل شمال کیطرف بھی دھاوا کر رہے ہیں۔ بظاہر وہ پایہ تخت (نش) کا محاصرہ کرنے کی فکر میں ہیں ٭

اطالوی میدان معرکہ میں توپخانہ کی شدید جنگ ہوئی۔ اطالیوں دشمن کو تہس نہس کر دیا۔ اور اس کا بڑا بھاری نقصان ہُوا ٭

سویڈن کے جنوب میں لوہے اور تانبے کی کچی دھاتیں لیجاتے ہوئے دو اور جرمن سٹیمر آبدوزوں کی زد میں آکے غرق ہو گئے ٭

سرویا کے محاذ پر قیصر خود آسٹرو جرمن ہیڈکوارٹرز میں پہنچ گیا ہے بخارسٹ کی تار خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ دریائے ڈنیوب کے بلغاری کنارہ پر رومانیہ کے بالمقابل سرنگیں کھود دی گئی ہیں اور رواچک میں خندقیں بڑی مستعدی سے کھودی جا رہی ہیں ٭

فرانسیسی اخبار ایکو ڈی پیرس (صدائے پیرس) کو پتہ لگا ہے کہ معرکے جوابی حملوں میں دشمن کے ایک ڈویژن کا بہ وفات نہ صفایا ہو رہا ہے ٹائمز کا جنگی نامہ نگار خبر دیتا ہے کہ ۱۳ جرمن ڈویژن روس کے محاذ سے لوٹ آئے ہیں۔ آٹھ مغرب میں ہیں۔ اور باقی ڈنیوب کی طرف چلے گئے ہیں یہ واپسی روس کے حق میں مفید پڑیگی اور غنیم کے لئے اس سے بڑھ کر سامان ہلاکت اسکا بدترین دشمن بھی تجویز نہ کر سکتا ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۱۹ - اکتوبر ۱۹۱۵ء

احمدیان مالابار کی دردناک حالت
اور
گورنمنٹ برطانیہ کی ہمدردی

ہمارے مخالفوں کا یہ ایک پرانا اعتراض ہے جو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف پیش کرتے رہے ہیں کہ آپ نعوذ باللہ گورنمنٹ کے خوشامدی تھے۔ اور اسوقت ہم سے جدا ہونیوالا احمدیوں کا گروہ بھی ہم پر یہ اعتراض کرتا ہے۔ کہ تم گورنمنٹ برطانیہ کے خوشامدی ہو۔ چنانچہ پچھلے دنوں ہی لاہوری جماعت کے ایک سرکردہ نے اپنے ایک مضمون میں ہمارے موجودہ امام (ایدہ اللہ بنصرہ) پر یہ اعتراض کیا تھا کہ انہوں نے گورنمنٹ برطانیہ کو وفادارانہ چٹھیاں لکھنے اور جناب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر بالقابہ کی خدمت میں جب وہ ضلع گورداسپور میں دورہ کر رہے تھے۔ ایک وفد بھیجنے میں خوشامد سے کام لیا ہے۔ اور دنیاداری کا نمونہ دکھایا ہے۔ اسی طرح غیر احمدی بھی اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے نہ ان اعتراضوں کی پروا کی اور نہ ہم پروا کرتے ہیں ہم خوش ہیں کہ اس ملامت میں ہمارے دل ہمارے معترضوں کے شریک نہیں ہیں۔ اور ہمارے ضمیر ہماری تائید کرتے ہیں۔ پس ہم ان اعتراضوں کی پروا نہیں کرتے۔ اور آئے دن نئے سے نئے واقعات ہماری رائے اور ہمارے طریق عمل کی تصدیق کرتے رہتے ہیں جو ہمیں اپنے خیال پر اور بھی مضبوطی سے قائم کرتے ہیں اور یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہوتی جاتی ہے کہ فی الواقعہ گورنمنٹ برطانیہ ایک ڈھال ہے جسکے پیچھے احمدی جماعت آگے ہی آگے بڑھتی جاتی ہے۔ اس ڈھال کو ذرہ ایک طرف کردو اور دیکھو کہ زہریلے تیروں کی کیسی خطرناک بارش تمہارے سروں پر ہوتی ہے ہمارے مخالف اس بات کے انتظار میں رہتے ہیں کہ ذرہ انکو موقعہ ملے۔ اور وہ زمین سے ہماری جڑ اکھاڑ کر پھینک دیں۔ لیکن جس درخت کو خدا لگائے اُسے کون اکھاڑ کر پھینک سکتا ہے۔ اور جس باغ کا خدا مالی ہو اُسے کون نقصان پہنچا سکتا ہے۔ جب کبھی دشمن ہم پر حملہ آور ہوتا ہے۔ علاوہ آسمانی تائیدات کے اللہ تعالیٰ انسانوں میں سے بھی ایک محافظ ہماری حفاظت کے لئے کھڑا کر دیتا ہے اور وہ ہمیشہ ایک ہی ہوتا ہے یعنی

گورنمنٹ برطانیہ

پس کیوں ہم اس گورنمنٹ کے شکرگذار نہ ہوں۔ ہمارے فوائد اس گورنمنٹ سے متحد ہو گئے ہیں۔ اور اس گورنمنٹ کی تباہی ہماری تباہی ہے۔ اور اس گورنمنٹ کی ترقی ہماری ترقی۔ جہاں جہاں اس گورنمنٹ کی حکومت پھیلتی جاتی ہے ہمارے لئے تبلیغ کا ایک اور میدان نکلتا آتا ہے۔ پس کسی مخالف کا اعتراض ہم کو اس گورنمنٹ کی وفاداری سے پھیر نہیں سکتا کہ نادان سے نادان انسان بھی اپنی جان کا آپ دشمن نہیں ہوتا ؂

تازہ ترمثال جس نے احمدی جماعت کو برٹش گورنمنٹ کے اور بھی قریب کر دیا ہے وہ احمدیان مالابار کی مصیبت میں اس کا مدد کرنا ہے ہم مختلف موقعوں پر احمدیاں مالابار کی تکالیف سے جماعت کو آگاہ کر چکے ہیں۔ اور اس بات کی بھی اطلاع دے چکے ہیں کہ گورنمنٹ برطانیہ کے مقامی حکام نے فوراً احمدیوں کی تکلیف کو دور کرنے کی طرف توجہ کی۔ اور انکو ایک زمین مقبرہ اور مسجد کے لئے دیدی ہے۔ اس کے بعد جو تازہ حالات ہمیں معلوم ہوئے ہیں ان سے پتہ لگتا ہے کہ میونسپل کمیٹی کے ایک خاص جلسہ میں ڈویژنل مجسٹریٹ نے احمدیوں کے سپرد وہ جگہ کر دی ہے اور یہ بھی فرمایا کہ گو یہ جگہ شہر سے کسی قدر دور ہے لیکن اس وقت اسی کا انتظام ہو سکتا ہے۔ اور آئندہ پھر توجہ کی جائیگی۔ اور چیرمین کمیٹی نے احمدیوں سے کہا کہ جب تم لوگوں کی تعداد زیادہ ہو جائے گی تو پھر اسکے ساتھ کی زمین بھی احمدیوں کو دیدی جائیگی تاوہ اپنی مسجد کو وسیع کرلیں یہ جو کچھ سلوک احمدیان مالابار سے گورنمنٹ برطانیہ نے کیا ہے۔ اس کا شکریہ ہمارے الفاظ ادا نہیں کر سکتے۔ ہمارے دل اس کا شکریہ دعاؤں کے ذریعہ سے کرتے ہیں۔ اور ہم اُمید رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ جس کے محتاج امیر و غریب سب ہیں۔ اس محسن گورنمنٹ کو ان احسانات کا بدلہ اپنے وسیع خزانہ سے دے۔ اور اسکی شان و شوکت کو بڑھائے۔ اور دنیا کے ساتھ دین میں بھی اس حکومت پر کشف حقیقت کرے۔ اور اس قوم کو اس صداقت کے چشمہ سے سیراب کرے۔ جو اسکی جانب سے بنی نوع انسان کی تشنگی دور کرنے کے لئے پھر نکلا ہے اللّٰھم آمین ؂

لیکن جہاں ہمارے دل گورنمنٹ برطانیہ کی شکرگذاری سے بھرپور ہیں۔ وہاں ہمارے سینے اپنے ابنائے وطن کی حرکات پر رنج و افسوس سے بھی مملو ہیں کہ وہ اس مہربان گورنمنٹ کے طریق عمل کو بھی نہیں دیکھتے۔ اور اس سے یہ فائدہ نہیں اٹھاتے کہ ایک ایسی قوم جس سے مذہباً ہمیں مغرب و مشرق کا بعد حاصل ہے ہم سے یہ سلوک کرتی ہے۔ اور وہ ہزاروں وجوہ اتحاد کے باوجود درندوں سے بڑھ کر ہم سے سختی کرتے ہیں۔ ہمیں یہ معلوم کر کے سخت حیرت ہوئی ہے کہ برٹش گورنمنٹ کی اس مہربانی کو دیکھ کر بھی مالابار کے غیر احمدی اپنی سختیوں سے باز نہیں آئے۔ چنانچہ مدراس کا انگریزی اخبار نیو انڈیا اپنے ۱۶-اکتوبر کے پرچہ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے اختلاف کے متعلق مندرجہ ذیل خبر شائع کرتا ہے:-

"کنانور کے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان حال ہی میں جو اختلافات پیدا ہوئے تھے۔ اور جن کی نسبت گمان کیا جاتا تھا کہ حکام ضلع کے بیچ بچاؤ کرا دینے سے جن سے کہ احمدیوں نے اپنی شکایات بیان کی تھیں۔ دُور ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب از سر نو پھوٹ پڑے ہیں ؂

سلطان علی راجہ کنانور نے بعض احمدیوں کو رجسٹری نوٹس دئے ہیں کہ وہ بتائیں کہ کیوں مقامی قاضی کے اس فیصلہ پر کہ احمدیوں کو تمام مساجد وغیرہ سے نکال دیا جائے۔ اور کسی مسجد اور مقبرہ سے ان کا تعلق نہ رہنے دیا جائے۔ عمل نہ کیا جائے نیز راجہ کے میر منشی نے پچھلے دنوں کنانور میونسپلٹی کو اس کے اس فیصلہ کے خلاف کہ احمدیوں کو مسجد اور مقبرہ کے لئے جگہ دی جائے بڑے زور سے لکھا ہے لیکن میونسپل کمیٹی نے اس بناء پر رد کر دیا ہے کہ یہ زمین ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے تاکیدی حکم کی بنا پر احمدیوں کو دیگئی ہے۔ احمدی راجہ کے مذہبی

معاملات میں دست اندازی کرنے یا انکو مساجد سے بیدخل کرنے کی طاقت سے انکاری ہیں۔ اور انہوں نے حکام انگریزی کے پاس پھر اپیل کی ہے کہ انکو دشمنوں کے شر سے بچایا جائے " (ترجمہ از اخبار نیو انڈیا)

گو اب تک احمدیاں مالابار سے اس تازہ واقعہ کی براہ راست اطلاع نہیں دی - لیکن اس انگریزی اخبار کی مندرجہ بالا خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کہلانے والے اینا ر وطن ہمارے بغض میں کہاں تک ترقی کر گئے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ موپلہ آبادی کا ایک حصہ قانون شکنی کا عادی ہے لیکن گورنمنٹ کے احکام کی اسطرح ہتک کرنی انکے لئے کبھی بابرکت نہیں ہو سکتی۔ انکو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس گورنمنٹ کے علاوہ ایک اور گورنمنٹ بھی ہے - جسکی پکڑ کا کوئی انسان مقابلہ نہیں کر سکتا - جو احمدیوں کی ان تکالیف کو دیکھتی ہے اور وہ دن آتا ہے کہ ان تمام تکالیف کی سزا وہ مفسدوں کو دیگی۔ ہماری جماعت کے لوگ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے مقام پر مضبوط ہیں (سوائے چند ایک کے جو خوف سے اپنے ایمان کے چھپانے پر مجبور ہوئے ہیں) اور انہوں نے باوجود ہر قسم کی تکالیف کے صاف کہدیا ہے کہ وہ اپنے ایک شہید بھائی سید عبد اللطیف رح کے قدم بقدم چلنے پر ہر وقت تیار ہیں - لیکن حق کا انکار کسی طرح نہیں کر سکتے - چنانچہ انکے اخلاص اور ایمان کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ اندر ہی اندر ہزاروں آدمی سلسلہ کے قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ اور ایک دھکے کی دیر ہے کہ ہزار در ہزار آدمی حق کو قبول کرنے کا علی الاعلان اظہار کرینگے ۔ اور وہ وقت نہ صرف ان کے لئے اور جماعت احمدیہ کے لئے مبارک ہوگا - بلکہ گورنمنٹ برطانیہ کے لئے بھی ایک خوشی کا وقت ہوگا کیونکہ وہ قوم جو پولیس اور سپشل کنٹیلز کے ذریعہ سے درست نہ ہوئی - مسیح موعودؑ پر ایمان لاکر اپنی گردنیں گورنمنٹ کے آگے جھکا دیگی - اور اسی وفادارانہ جذبہ کے ساتھ گورنمنٹ کی خدمت کریگی جسطرح پنجاب کے سینکڑوں احمدی گورنمنٹ برطانیہ کی خدمت یورپ و ایشیاء کے مختلف ممالک میں کر رہے ہیں۔ ہم مولوی محمد علی صاحب کو بھی یہ بشارت دیتے ہیں کہ حقیقت النبوۃ جسکی نسبت ان کا خیال تھا کہ سلسلہ کی ترقی کے راستہ میں روک ہوگی - بعض دوستوں سے اس کے مضمون کو سنکر کئی سعید روحوں نے فائدہ اٹھایا ہے اور حق کے قبول کرنے پر تیار ہیں ٭

ہم آخر میں اپنے تمام احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے ان مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے دعا کریں جو اس وقت کہ ہم امن و امان سے اپنے گھروں میں زندگی بسر کر رہے ہیں - حق کی حمایت کے لئے تکلیف پاتے ہیں اور خطرناک دشمنوں کے نرغہ میں گھرے ہوئے ہیں - اور انکو گھروں سے باہر نکلنا تک مشکل ہے - گلیوں میں گذرتے ہوئے ان پر پتھر پڑتے ہیں - اور سکولوں میں انکے لڑکوں کو پڑھنے کی اجازت نہیں اے خدا کے لئے تکلیف اٹھانیوالو! اور حق کے لئے دکھ پانے والو! جن کا سوائے اس کے کوئی قصور نہیں کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے فرمان کو قبول کیا - اور اس کے مامور کو حقارت سے رد نہ کیا بلکہ اسپر ایمان لے آئے گھبراؤ نہیں - کہ خدا تعالیٰ کی رحمت تمہارے لئے جوش میں ہے - اور وہ دن دور نہیں - جبکہ تم اپنی تمام تکالیف کو بھول جاؤ گے - تم اکیلے نہیں بلکہ خدا تمہارے ساتھ ہے - تمہاری آہیں آسمان پر اکیلی نہیں جاتیں بلکہ ہر ایک آہ جو تمہارے دل سے نکلتی ہے - پانچ لاکھ آہیں اسکے ساتھ ساتھ آسمان کی طرف پرواز کرتی ہیں - تمہارے ہم مذہب جو تمہارے ہی جیسے قصوروار اس سے پہلے حق کے دشمنوں سے طرح طرح کی تکلیفیں پا چکے ہیں - تمہاری ہر تکلیف میں تمہارے ساتھ شریک ہیں - اور کوئی نہایت ہی سنگدل ہوگا جس کا سینہ تمہاری تکالیف کو معلوم کر کے غم سے پُر نہ ہو گیا ہو - اور جو رب العرش العظیم کے حضور غمناک آنکھوں اور بھرے ہوئے دل سے تمہارے لئے فریادی نہ ہوا ہو - پس اگر یہ بات تمہارے لئے کسی تسلی کا باعث ہو سکتی ہے - کہ اس ابتلاء کے زمانہ میں تم اکیلے نہیں ہو تو تسلی پاؤ - اور یقین رکھو کہ مختلف ملکوں کے رہنے والے اور مختلف زبانوں کے بولنے والے چار پانچ لاکھ آدمی تمہارے غم میں شریک ہیں - اور جو پتھر تمہارے جسم پر پڑتے ہیں ان کے دل پر پڑتے ہیں ٭

سرزمین بلقان اور دُوَلِ متحدہ

۱۲ - ماہ حال کو لنڈن کے چیمبر روم میں جو ضروری امور بیان کئے گئے - ان میں ریاست ہائے بلقان کے متعلق ایم وینزیلوس کے خیالات خاص طور پر قابل ذکر ہیں - انہوں نے کہا کہ دول متحدہ نے ہرچند کوشش کی کہ کسی طرح بلقان میں از سر نو یکجہتی و اتحاد کی صورت پیدا ہو جائے - اور آئے دن کے جھگڑے مٹ جائیں - ظاہر ہے کہ یہ بات دو طرفہ قربانی و ایثار پر منحصر تھی - فریقین میں سے سرویہ نے تو اس قربانی کو منظور کر لیا یونان اور رومانیہ نے بھی بڑی گرمجوشی سے اس مقصد میں امداد دی - لیکن بلغاریہ کی دو رخی چالوں نے ساری کوشش پر پانی پھیر دیا - تو اب دول متحدہ کا فرض یہی ہونا چاہیئے تھا کہ بہادر سرویہ کی ہمت بندھائیں - جسے غریب کو اس وقت دو طرف سے خطرہ ہے - پس یہ طاقتیں اسکی اعانت میں یکدل و یکجان ہو کر کام کر رہی ہیں - اور ساتھ ہی ان کو اس کا یہی خیال ہے کہ اپنے محاذوں پر کسی قسم کی کمزوری واقع نہ ہونے پائے - دول متحدہ کا مدعا یہ ہے کہ سرویہ یونان اور رومانیا کے حق میں عہدنامہ بخارسٹ کی غرض ملحوظ رہنے کا پورا پورا اطمینان ہو جائے - کیونکہ اس معاہدہ میں دول مذکورہ ضامن ہو چکی ہیں - معزز سپیکر نے یہ بھی واضح کیا کہ سلانیک میں افواج متحدہ کے اترنے کو جرمنی کی مداخلت بلجیم سے مقابلہ کرنا یا تشبیہ دینا بالکل ایک مضحکہ خیز بات ہے (کیونکہ دونو جگہ کی صورت حال اور سیاسی مقتضیات میں زمین و آسمان کا فرق ہے) لہذا دولت برطانیہ اور گورنمنٹ فرانس دونو اس فوج کشی کی اہمیت پر متفق الرائے ہیں - اور روس بھی اعانت سرویہ میں شریک ہونے کے لئے بے چین ہے - اس واسطے کل اس کی سپاہ بھی برابر ہماری افواج کے دوش بدوش سرگرم پیکار ہوگی - الغرض دول متحدہ کے درمیان اس وقت ایسی کامل ہم آہنگی و یکجہتی ہے کہ پہلے کبھی نہ ہوئی تھی - اور نہ کبھی متفقہ فتح و کامیابی پر اتنا بھروسہ ہوا تھا ٭

مالاباری مراسلہ

آج کے لیڈنگ آرٹکل میں مالاباری بھائیوں کی جن مصائب کا بالاجمال ذکر آیا ہے ان کی تفصیلی کیفیت برادر مکرم ابو حامد صاحب سلمہ اللہ کے مطول مراسلوں سے معلوم ہوتی ہے جن میں سے ایک ہم بے کم و کاست درج ذیل کرتے ہیں۔ ناظرین اسکی اردو کو جس کے باوجود دلچسپ و معنی خیز ہونے میں کلام نہیں ہو سکتا بنظر نکتہ چینی نہ دیکھیں۔ کیونکہ اردو مالاباری کی زبان نہیں ہے۔ واقعات مندرجہ سے مقامی احمدیوں کے مصائب مخالفین سلسلہ کی متعصبانہ سنگدلی نا سلطانی گورنمنٹ عالیہ کے عدل و احسان غرض تمام باتوں کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی عالیجناب مرزا محمود احمد صاحب و فضل عمر ایدکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

عاجز رنگون میں رہنے والا ایک احمدی ہے۔ ہمارا اصلی وطن دکنانور ضلع مالابار میں ہے میں تمام مالابار میں سے اول السابقین ہوں۔ ہمارا تعلق سنہ ۱۸۹۹ء سے ہے بفضل خدا ہمارا ہی تحریک سے اور ہمارا ہی جد و جہد سے کنور کلیکوٹ دکالیکٹ اپنگاڑی اور اس کے مضافات میں احمدیت کو پھیلنا شروع ہوئے۔

سنہ ۱۹۰۹ء میں غیر احمدی مولوی اور عام مسلمانوں سے بہت بڑی مقابلہ اور بحث کرنا پڑا۔ بعد اس کے کنور کا راجا اور قاضی وغیرہ تمام کے مسلمانوں سے ہم احمدیوں کو ذات برشت کر دیا ہم احمدیوں نے بے حد تکالیف اٹھایا اور صبر رکھید اس واقعہ کے بعد مولوی محی الدین صاحب اور مولوی کنج احمد حاجی صاحب پنگاڑی والے نے قادیان دار الامان میں بھاگتے بھاگتے آپہونچا اور بیعت کی بعد اس کے احمدی ترقی کرتے گئے پھر میں نے سنہ ۱۹۱۲ء میں جب وطن گیا تو تمام ملک کی حالت اس طلاطم دریا کی مانند ہو گیا جیسا کہ جون اور جولائی کی طوفان کی موسم میں ہے۔

آقائے من۔ ہم نے ہمیشہ دو دو یا تین تین سال کے بعد وطن کو جاتے ہیں۔ جب جائیگا تو چار یا پانچ ماہ کے عرصہ تک وہاں سکونت رکھنے کا موقعہ ملتا ہے اس سال میں جو سنہ ۱۹۰۲ء ہے میرے ایک بیٹے کی ختنہ یا سنت ادا کرنیکا تھا۔ مقرر کردہ ٹیم کو وہ رسم ادا نہ ہونے کے لئے راجا اور قاضی وغیرہ نے بہت ہی کوشش کیا۔ تمام حجاموں کو بھی بند کر دیا اور تمام بستی میں ڈھنڈورا پیٹا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی امتی فلانا گھر میں یعنی اس عاجز کے گھر میں نہ جانے کے لئے راجا اور قاضی بھی حکم کیا ہے پھر اس روز جس روز میں ختنہ کی واقعہ مقرر تھی میرے بھائی احمدی لوگ کنور کلیکوٹ پنگاڑی اور اس کے مضافاتوں سے ہر ایک ٹرین میں جوق در جوق آنا شروع ہوا تو تمام ملک کے دشمن اسلام برائے نام کے مسلمانوں نے احمدیوں کو مارنے کے لئے تمام راستے میں بے شمار آدمی قطار باندھ کر تیار رہے تھے۔ وہ لوگوں کی یہ بھی بڑی خواہش تھی کہ حجام کو نہ ملنے سے سنت کرنا بند ہو کر دعوت کو آیا ہوا تمام احمدی مہمان واپس چلے جانے میں مار کھاتے جانا دیکھنا نصیب ہو اور وہ لوگوں کا یہ بھی آرزو تھی کہ کئی سو احمدی جو مطابق میرے دعوت پر آئے تھے کھانا نہ ملنے کے حالت پر واپس جاتے دیکھنا نصیب ہو۔ اس لئے ایسے مقاصد کو پورا کرنے کا تمام کوشش وہ لوگ کر چکے تھے وہ موقع پر اس قادر مطلق حی و قیوم خدا نے جس نے اس کے پیارے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے "انی مہین من اراد اہانتک" کی وعدہ فرمایا تھا اس نے "و مکروا و مکر اللہ و اللہ خیر الماکرین" کی تفسیر کو کھول دیئے یعنی ایک ایک ملک سے دعوت کو آئے ہوئے احمدیوں نے آتے وقت ایک ایک حجام کو ساتھ لائے تھے ایسے تین چار حجام ہمارے گھر میں موجود ہو گیا۔ اور ہم نے پہلے ہی سے کھانا پکانے والا اور کھانے کا تمام ضروری اشیاؤں کو ایک سو میل دور کے فاصلے کا ملک کا نام منگلور سے منگوا کر مہیا کر رکھے تھے سنت کی واقعہ کے ایک روز پہلے یعنی جب راجا اور قاضی کے طرف سے ملک میں ڈھنڈورا پیٹا تھا اس روز ایک تار اس خوفناک واقعہ کا خبر لکھتے ہوئے دعا کے لئے خلیفۃ المسیح علامہ نور الدین (اعلی اللہ مقامہ) کو دیا بعد اس کے ایک تار ملبار (مالابار) سب کلکٹر کو بھی دی تھی اس تار میں عرض کیا تھا کہ کل دن کو بارہ بجے کا ٹیم پر میرے بیٹے کی سنت کی رسم ادا ہونے کے ہیں ہم ایک غریب احمدی ہونے کے سبب سے راجا اور قاضی ملک کا رئیس لوگ وغیرہ ہمارا دشمنی میں بہت بڑی ایک بغاوت کرنے کا بندوبست کیا ہے۔ گورنمنٹ گورنمنٹ جلدی اس کا تدارک نہ کرنے سے ہم بہت بڑی افسوس کا سامنا ہوگا۔

اس تار کو ملتے ہی سب کلکٹر صاحب نے تمام بندوبست کر دیا دوسرے دن عین موقعہ پر اس بابرکت گورنمنٹ کی طرف سے کئی پولیس اور انسپکٹر وغیرہ میرے گھر میں پہنچ گیا اور واقعہ سنت ختنہ وغیرہ بڑی خوشی کے ساتھ پولیس نے روانا کر دیئے اس کے بعد بھی گورنمنٹ ہماری ضروریات کو بھی تلاش کرتے رہا۔

پھر سنہ ۱۹۱۳ء کی جنوری میں ہم رنگون کو روانہ ہو گیا اس کے بعد یہ تین سال کے عرصہ میں بھی بہت دفعہ غیر احمدیوں کے جوش ابلتے ہوئے احمدیوں کو کئی تکالیف دیتے رہا۔ احمدیوں نے صبور کرتے رہا فی الحال قریباً دو ماہ کا عرصہ گذرا ہوگا کہ راجا صاحب اور قاضی صاحب نے ایا کے مطابق ایک مسجد کے ملا کے ذریعہ چار احمدیوں کے نام پر شرمناک کیس دائر کیا کہ قابل بیان نہیں۔

مجسٹریٹ صاحب نے یہ کیس تلاش (تفتیش) کرنے کے لئے انسپکٹر صاحب کو بھیجا پولیس انسپکٹر نے تلاش کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ کیس ایک دم جھوٹا ہے۔ ایسا ہی رپورٹ کرنے کے بعد وہ کیس ڈسمس کر دیا اس لئے قاضی اور راجا صاحب نے باقی شریر لوگوں کو اکسانے شروع کردے آخر نتیجہ یہ ہوا ہے کہ قریباً ۱۵ دن کے آگے کئی آدمیوں سے ملکر ایک احمدی کو خوب مارا مار رہے کے وقت تھی اس لئے دس آدمیوں سے زیادہ آدمیوں کو پہچانا نہ سکا۔ مضروب احمدی بیہوش ہوکر گر گیا۔ پولیس پہنچ کر اسکو ہسپتال میں لیجانے کے وقت قریباً دو ہزار آدمیوں کے مجمع تھے اس بارے میں اگست ۱۸ تاریخ کو مجھکو ایک تار ماصول (موصول) ہوا اس تار کا مضمون یہ ہے۔

One of the Ahmadees bitterly beaten about to death, case proceeding. Help with hund(r)ed Rupees telegraphically

(تار کا ترجمہ) ایک احمدی کو مارتے مارتے ادھموا کر دیا ہے۔ مقدمہ چل رہا ہے اس کی مدد کرو۔ سو روپیہ بذریعہ تار بھیجو (ایڈیٹر) یہ تار ملنے سے ہم ایک تار دیا اس میں لکھا کہ روپے روانہ کرتا ہے۔ کیس گر داؤڈر پر چلاؤ۔ کون مارا اور کسکو مارا۔ جواب اس تار کو جواب ملا مضمون یہ ہے
Beaten is Boppini Mammoo by crowd but identified ten dmlfeel including Pokkumas nephew hearing date not fixed

اس کے بعد ہیں نے ۲۶ تاریخ اگست کو ایک سو روپیہ بذریعہ ٹیلیگرام منی آرڈر روانا کر دیئے۔ بعد آیا ہوا خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ ایک غیر احمدی بھی پانچ احمدیوں کے نام پر کیس دی ہے کہ ہم کو احمدیوں نے مارا ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اب دونوں کیس چالو ہے اس کے بیچ میں اور ایک خوفناک اور دردناک واقع پیش آیا وہ یہ ہے کہ ایک احمدی اس کا نام حسن ہے اس کا بیبی وضع حمل ہوا اسی وہ بچہ فوت ہوگیا اس بچہ کو دفن کرنے کے لئے قبرستان میں جگہ نہیں دیا۔ تب احمدیوں نے مجسٹریٹ کو ایک عرضی سے اطلاع کی تب مجسٹریٹ صاحب اور تحصیلدار صاحب اور منسپال (میونسپل) چیرمین صاحب وغیرہ نے تلاشی کرنے کے لئے راجا صاحب کے پاس گئے راجا صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ تمام مسجد اور قبرستان راجا صاحب کا ہے قاضی صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ قادیانی یا احمدی بولنے والا جو ہے وہ مسلمان نہیں کافر ہے۔ اس لئے آج لوگوں کا میت مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا اجازت نہیں دیسکتا۔ راجا صاحب کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ جب تک قاضی یہ مسلمان نہیں کہتا ہے تب تک قبرستان میں رکھنے کے لئے ہم اجازت نہیں دیسکتا ہے۔ اس کے بعد مجسٹریٹ صاحب اس احمدی کو یہ جواب دیا کہ قبرستان کے حق سیول کیس سے فیصلہ کرنا ہوگا تا ان سب راجا صاحب کا ہونے کی حالت پر اس ان میں میت دفن کرنے کا اجازت سرکار نہیں دے سکتا ہے۔ ایسا ہی اس دن شام تک بغیر فیصلہ سے رک رہا۔ آخر میں شام کو تین (شہر) کے تھوڑے فاصلہ پر ایک میدان اور ایک چھوٹا سا مسجد ہے وہاں پر ہزار مسلمانوں کے قبرستان بھی ہے اس قبرستان میں دفن کرنے کے لئے مجسٹریٹ اور تحصیلدار اور منسپال چیرمین صاحب وغیرہ نے اجازت دیا وہ صاحبوں نے وہ میدان میں پہلے سے جاکر تیار رہا احمدی پچیس تیس آدمیوں نے اس احمدی طفل الصغیر کے جنازہ اٹھا لیگیا یہ تماشا دیکھنے کے لئے قریباً پانچ ہزار آدمیوں کے انبوہ کے انبوہ احمدیوں کے چوطرف گھیرے ہوئے قریباً دو میل کے فاصلہ پر لیگیا بلکہ کئی پولیس احمدیوں کے حفاظت کے لئے چاروں طرف موجود ہیں اس لئے بغیر بارے پیٹے سلامتی کے ساتھ بچہ کو دفن کر دیا قبر خود احمدیوں نے کھودا۔ بعد دفن ہونے کے پولیس نے تمام احمدیوں کو حفاظت کے ساتھ اپنے اپنے گھر تک پہنچا دیا۔

خدا تعالیٰ اس گورمنٹ عالیہ کے دولت اور سلطنت ہمیشہ قائم اور دائم رکھے یہ خبر ہم کو ابتک معلوم نہیں ہوا کہ یہ کافر کو پھر مسلمانوں کے قبرستان میں رکھنے کیلئے راجا صاحب کیا اجازت دیا۔ یہ قبرستان بھی راجا صاحب کا ہی کہا جاتا ہے قاضی صاحب کا حد کا اندر بھی ہے یا راجا صاحب کا بغیر اجازت سے مجسٹریٹ نے جبراً اجازت دیا ہے یا راجہ صاحب حکم دیا ہے ہم نہیں جانتا اب جو خبر بذریعہ خطوط آرہا ہے اوسے معلوم ہوتا ہے کہ بستی میں بہت گولمال اور شور ہے۔ راجا صاحب اور قاضی صاحب نے حکم کر رکھا ہے کہ کوئی بیپاری آدمی کوئی چیز احمدیوں کو کھانے کے ضروری اشیا ونکو احمدیوں کے گھر والوں تک فروخت نہ کیا جاوے اگر کوئی آدمی احمدیوں کو فروخت کریگا تو اسکو بھی قادیانیوں میں شامل کیا جائیگا اور اس کا بھی نکاح اور میت سب خرابی کیا جائیگا اس حکم سے بستی والے ڈر گئے اور ڈر کے مارے کچھ نہیں کر سکتا احمدیوں پر ظلم کی پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے اس ظلم عظیم کو سہنے کی طاقت نہ ہونے کے سبب سے ابتک تین چار احمدی احمدیت کو چھوڑ کر غیر احمدیوں کے توبہ سے (بظاہر) مرتد بھی ہو چکا۔ اس لئے باقی احمدیوں کو بھی زیادہ تکلیف دینے سے یہ لوگ بھی احمدیت کو چھوڑ کر کافر بن جانے کا امید وغیرہ احمدیوں کو ہو چکا ہے بستی میں غیر احمدیوں نے جو جو ظلم کی داستان خطوط میں آرہا ہے۔ اسے مفصل عرض نہیں کر سکتا بہت سے احمدیوں کے بہت وغیرہ رشتہ جو پہلے غیر احمدیوں سے شادی کر چکا ہے وہ لوگ طلاق دینے کی دھمکی دھمکی دے رہا ہے۔ ایسے ایسے باتوں کو ہم پروا نہیں رکھتا بلکہ ملک میں امن نہیں راجا صاحب نے کام کرنے والوں کو پیسے کی زور سے اپنی طرف کھینچ رکھا ہے یہ راجا کو سلطان علی راجا کے نام سے پکارا جاتا ہے یہ نام فقط گورنمنٹ کی ایک مہربانی ہے اسکو کچھ حکومت نہیں۔ ہاں بستی میں کچھ زیادہ حیثیت اسی کی ہے وہ جو حکومت ہے وہ دولت پر ہے کیونکہ بستی میں زیادہ مسجد اور قبرستان وہ زبردستی سے اپنے ہاتھ کر رکھا ہے اس لئے میت کی بڑا جھگڑا بیجا ہوگا یہ انصاف پسند اور داد اور ہر ایک قوم و مذہب کو امن میں جگہ دینے والا برٹش (برٹش) گورمنٹ کے سایہ تلے یہ ظلم الامان۔ الامان ؟

اے میرے آقا ہم احمدیوں نے ہمارے بستی میں یہ حالت میں رہتے ہیں کہ اگر ہم کو غیر احمدیوں نے مار ڈالے تب بھی ایک گواہی ہم کو نہیں ملسکتا ہے۔

اوپر ایک تحصیلدار کا نام لکھا تھا وہ ایک مایل مسلمان ہے وہ کئی سال سے کنتور میں ہی رہتے ہیں وہ صاحب پہلے ریویو اوف ریلیجنز قادیان کو خریدا بھی تھا اب بھی ہے یا نہیں ہم کو معلوم نہیں۔ یہ شخص ذی عزت اور ذی رسوخیت آدمی ہے۔ اس کے ساتھ ہمارے مہربان گورمنٹ کی ایک عہدہ دار بھی ہے اس لئے ہم ان پر نیک ظن رکھتے ہیں۔ اے آقائے من بہت سے آدمیوں کے دشمنی ہم احمدیوں پر اس تعلیم سے زیادہ ہوتے نظر آتا ہے کہ جو سنہ ۱۹۱۴ء کی فروری کے ریویو میں ترکی کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی اور حضور کی ایک تعلیم ہمارے برٹش گورمنٹ اور ترکی کے بارے میں شائع کی تھی اس دن سے بہت سے مسلمان لوگ ہم احمدیوں کے سلطنت ترکی کے دشمن خیال کیا جاتا ہے۔ میرے آقا آپ اس ظلم عظیم کو فرو کرنے کے لئے کچھ کام کیجیگا ایک میموریل

گورنمنٹ کو بھیجکر مدراس گورنر کی ذریعہ عبار کلکٹر اور اعلیٰ افسروں کو اطلاع کر کے ہم عاجز احمدیوں کے دستگیر کرنے کا بندوبست کیجیگا یہ کام بہت دعا کیجیگا والا ہم مظلوم اس ظلم عظیم کو صاحبزادہ عبد اللطیف کابلی کی طرح سنگسار کو برداشت کرنا پڑیگا زمانہ گذشتہ میں وقیانوسی سلطنت میں جو مسیحی اصحاب الکہف نے جو دکھ اٹھایا تھا وہی دکھ اب اس مہربان گورنمنٹ کے سایہ تلے اٹھانا پڑے ۔ کیا اس سے زیادہ عجائب اور بھی کچھ ہو

جناب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب

کی رائے

اختلاف جماعت احمدیہ کی بارہ میں

ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کے نام نامی سے ہمارے احباب بالعموم واقف ہونگے ۔ غیر احمدیوں کے قومی سٹیج پر آپ کی شخصیت جو وقعت وعزت اور امتیازی شہرت رکھتی ہے محتاج بیان نہیں ہمارے لاہوری دوستوں و منکرین خلافت کی نظر میں بھی ڈاکٹر صاحب موصوف کی جو عظمت واحترام ہے اس سے اندازہ کر لیجئے کہ آپ ان کی اکثر مجالس میں صاحب صدارت ہوتے ہیں ۔ ایسے قابل ۔ معاملہ فہم ذی وجاہت اور بلند نام شخص کی رائے پبلک کے نزدیک اور خود ان کے ارادتمند احباب میں جس قدر قابل تسلیم ولائق تعظیم ہوگی ۔ ہر ایک سلیم الفہم بآسانی قیاس کر سکتا ہے ۔ لہذا آپنے حال میں جو رائے دربارہ اختلاف جماعت احمدیہ ظاہر فرمائی وہ لاہوری احباب پر ضرور ایک حجت ملزمہ ہونی چاہیئے ڈاکٹر صاحب موصوف کی رائے سیالکوٹ کی ایک تازہ چٹھی سے معلوم ہوتی ہے جو سیالکوٹ سے سید انعام اللہ شاہ صاحب نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں بھیجی ہے یہ انعام اللہ شاہ وہی صاحب ہیں جو ابتداء میں کچھ عرصہ تک پیغام صلح کے مینجر تھے اور صاحبان پیغام کے مقرب خاص ۔ اور اب الحمد للہ کہ وہ بہت دنوں سے حلقہ بگوشان خلافت حقہ میں شامل ہیں ۔ بہر حال وہ حضرت کو لکھتے ہیں ✤

سیدنا و مرشدنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

سیالکوٹ میں جناب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب جو مشہور شاعر ہیں اپنی دختر نیک اختر کے بیمار ہونے کی وجہ سے تشریف لائے ہوئے تھے ان سے اکثر صحبت رہتی ہے ایک صحبت میں جبکہ برادرم سید بشیر حیدر بھی موجود تھے ۔ جماعت کے اختلاف کا ذکر آیا ۔ اس پر برادرم سید بشیر حیدر صاحب نے پوچھا کہ آپکا اس **اختلاف کے متعلق** کیا خیال ہے؟ شیخ صاحب نے فرمایا کہ مرزا صاحب (علیہ السلام) کے خیالات کے مطابق **سچے تو قادیان والے ہیں** لیکن میری ہمدردی لاہور والوں کے ساتھ ہے ۔ میاں صاحب (یعنی حضور) نے ایک کتاب حقیقۃ النبوۃ ترتیب دی ہے وہ میرے پاس بھی آئی ہے میں نے معمولی نظر سے نہیں بلکہ نہایت غور سے پڑھا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ تمام لاہور والوں میں سے انکا کوئی جواب نہیں دے سکتا ۔ چنانچہ میں نے خواجہ کمال الدین وغیرہ سے کہا تھا کہ تم میں سے کوئی اس کا جواب دینے کی ہرگز ہرگز کوشش نہ کرے کیونکہ اس کا **جواب ہو ہی نہیں سکتا** ۔ اسی لیئے میں کہتا ہوں کہ **عقائد کے لحاظ سے قادیان والے سچے ہیں** ✤

تشحیذ کے فائل مکمل کرنے کے لیئے مجھے جلد ۱ عدد ۱ جلد ۳ عدد ۹ جلد ۴ عدد ۵ جلد ۲ عدد ۳ کی ازحد ضرورت ہے اگر کوئی مکرم مجھے مہیا کر دیں تو عین احسان ہوگا ۔ محمد ابراہیم محرر اخبار الفضل قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

ایک ضروری تحریک کے متعلق

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

فرمودہ یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء

الٓمٓ ۚ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ۚ وَبِالْاٰخِرَۃِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۙ اُولٰٓئِکَ عَلٰی هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے قرآن شریف ایک ایسی کتاب بنی نوع انسان کی ہدایت اور راہ نمائی کے لیئے بھیج دی ہے ۔ کہ جس میں انسان کی تمام ان ضروریات کو جن سے دین میں ترقی کرنے اور دنیا میں آرام پانے کی راہ ملتی ہے ۔ بیان کر دیا ہے ۔ اور جس قدر وہ باتیں ہیں ۔ جن کا انسان کی روح اور اخلاق سے تعلق ہے یا جو بنی نوع کے آپس کے تعلقات کے متعلق ہیں سب بیان کر دی ہیں ۔ اور تمام مضر اور تکلیف دہ چیزیں بھی جن سے بچکر انسان حقیقی خوشی اور سچی راحت حاصل کر سکتا ہے ۔ بتا دی ہیں ۔ کہ فلاں شے سے بچو تو آرام پاؤ گے اور فلاں کو اختیار کرو گے ۔ تو سکھ نصیب ہوگا ۔ لیکن نادانی سے جب لوگ مختلف معاملات میں پڑتے اور خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستہ پر غور نہیں کرتے ۔ اور اپنی کوتہ نظری سے اور طرف نکل جاتے ہیں اور اس حقیقت سے بے خبر ہو جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے احکام میں ہوتی ہے ۔ چنانچہ مسلمانوں نے اسی راہ پر چلکر ان راستوں کو چھوڑ دیا ہے ۔ جو خدا تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر کئے تھے اس کی ایک مثال یہ ہے کہ گورنمنٹ انگریزی نے جب مسلمانوں سے دریافت کیا کہ تم لوگ تقسیم وراثت میں کیا طریق اختیار کرنا چاہتے ہو ۔ تو بہت سے مسلمانوں نے حکام سے کہدیا ۔ کہ ہم شریعت کے رو سے تقسیم وراثت نہیں چاہتے بلکہ رواج کے

چمکار محمدی

نظم پنجابی

یعنی سوانح عمری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کتاب کو حضرت خلیفۃ المسیح اول نے بہت پسند فرمایا تھا اور مبلغ ۳۰ روپے اسکی اعانت کیلیے بھی عطا فرمائے تھے اب خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ اس کتاب کی خریداری کے واسطے تمام احمدی احباب کو بہت تاکید فرماتے ہیں ✤ قیمت فی جلد ۸

ملنے کا پتہ: منشی جھنڈے خان احمدی مدرس برانچ پوسٹ ماسٹر بستہ ہالی ضلع گورداسپور

مطابق چاہتے ہیں۔ جب گورنمنٹ کے اہلکاروں نے پوچھا۔ تو بہت سے مولویوں۔ جاہلوں۔ امیروں۔ غریبوں نے یہی جواب دیا۔ کہ ہمیں شریعت کی تقسیم منظور نہیں۔ ہم رواج پر چلنا چاہتے ہیں۔ اور یہی بات انہوں نے سرکار میں لکھوا دی۔ ان کے اس فعل کا جو کچھ نتیجہ نکلا۔ اور جس غرض کو اپنے دل میں رکھکر انہوں نے یہ لکھوایا تھا وہ کہاں تک پوری ہوئی۔ اس کے بیان کرنے کے لئے نہ اتنا وقت ہے اور نہ خطبہ سے اس کا تعلق۔ مگر ہر ایک مسلمان اس بات کو خوب جانتا ہے کہ جس دن سے انہوں نے یہ لکھوایا ہے۔ کہ ہم شریعت کے مطابق نہیں بلکہ رواج کے رو سے تقسیم وراثت کرینگے۔ اسی دن سے ان کی جائدادیں غیر مذاہب والوں کے پاس جانی شروع ہو گئی ہیں۔ اور اس وقت تک پچیس تیس یا پچاس فیصدی تک بک چکی ہیں۔ تو وہ غرض جو ان کے دلوں میں تھی۔ وہ پوری نہ ہوئی۔ انہوں نے سمجھا تھا کہ اس طرح ہماری جائدادیں محفوظ رہیں گی۔ کیونکہ اگر لڑکی کو بھی حصہ دیا جائے۔ تو وہ چونکہ دوسری جگہ بیاہی جاتی ہے اس لئے وہ جائداد دوسروں کے پاس چلی جائیگی۔ اور اگر لڑکوں میں ہی جائداد رہے۔ تو اپنے گھر میں ہی رہیگی اور دوسرے کے پاس جانے سے محفوظ ہو جائیگی۔ حالانکہ یہ خیال بالکل لغو اور بیہودہ تھا مثلاً ایک شخص کے چار بیٹے ہوں اور ایک بیٹی۔ تو اگر ایک بیٹی اپنا حصہ بیچ جائیگی۔ تو چار بہوئیں لے بھی تو آئینگی سو دنیاوی لحاظ سے بھی لڑکیوں کو حصہ دینا موجب نقصان نہیں۔ اور نہ جائدادوں کو اس طرح کچھ ضرر پہنچتا ہے لیکن اس پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ خدا تعالیٰ کا حکم توڑنے کی وجہ سے گناہ گار ہوئے وہ الگ۔ اور دنیا میں جو ذلت اور رسوائی حاصل ہوئی وہ جدا ہی۔ کسی نے کہا ہے۔ ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

نہ انہوں نے خدا کی فرمانبرداری کی اور نہ عزت مال اور دولت حاصل ہوئی۔ پس انکا نہ دین رہا اور نہ دنیا۔ اب بعض جگہ ہماری جماعت کو یہ مشکلات پیش آ رہی ہیں کہ ہمارے لوگ جب چاہتے ہیں۔ کہ لڑکیوں کو حصہ دیں۔ اور رسم و رواج کو چھوڑ کر شریعت پر عمل کریں تو غیر احمدی انہیں روکتے اور قانون کی رو سے مجبور کر دیتے ہیں۔ کہ وہ ایسا نہ کریں۔ اس کی وجہ سے احمدی جماعت کا کثیر حصہ پوری آزادی سے شریعت پر عمل نہیں کر سکتا اس وقت ایک موقع ہے۔ گورنمنٹ نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ پنجاب میں جس قدر رواج ہیں۔ وہ سب قوموں سے پوچھکر لکھ لئے جاویں۔ جو قانون سرکاری کے علاوہ دیگر امور میں؟ کئے جایا کریں۔ اور یہ قانون کی طرح ہوں۔ اس کے متعلق کارروائی شروع ہے۔ شملہ میں ایک کانفرنس اسی غرض کے لئے مقرر ہوئی ہے۔ کہ وہ اس بات کا فیصلہ کرے کہ کیا کیا رواج ہیں وائسرائے کی خدمت میں رپورٹ کرے۔

اس موقع پر ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہیئے

کہ ان کے مشکلات کو جو ان کے رستہ میں حائل ہیں۔ دور کروانے کی کوشش کریں۔ اور وہ اس طرح کہ تمام جماعت ایک میموریل تیار کرے۔ اس میں لکھا جائے۔ کہ ہمارا رواج وہی ہے۔ جو شریعت اسلام ہے۔ اور اسی کا فیصلہ ہمیں منظور ہے۔ ہمارے تمام فیصلے اسی کے ماتحت ہوں۔ اور مختلف فیہا مسائل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فیصلہ یا اپنی جماعت کے علماء کا فیصلہ منظور ہو گا۔ اس طرح یہ دقت دور ہو جائیگی۔ بہت سے لوگ ہمیں لکھتے ہیں۔ کہ ہم لڑکیوں کو حصہ دینا چاہتے ہیں۔ لیکن مجبور ہیں کچھ کر نہیں سکتے۔ کیونکہ دیگر رشتہ دار جو غیر احمدی ہیں۔ وہ روکتے ہیں۔ اس لئے رواج کے مطابق ہی کرنا پڑتا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ ہمیں ایک موقع دیا ہے۔ اس کے متعلق تمام جماعت کے لوگ اپنے طور پر دستخط کر کے یا انگوٹھے لگا کر ہمارے پاس بھیج دیں اور یہ کاغذات ہمارے پاس تیار رہیں۔ جس وقت مناسب موقع ہو گا۔ پیش کر دیئے جائینگے۔

اگر ہماری جماعت اس پر عمل درآمد کرنا شروع کر دیگی تو یہ لوگوں کے لئے ایک نمونہ ہو گا۔ اور جو شخص اپنے عمل سے کسی کو ہدایت دیتا ہے۔ اسے اپنے متبع کا بھی ثواب ملتا ہے۔ اس کا ثواب کم نہیں ہوتا۔ مگر جس کے ذریعہ ہدایت ہوتی ہے۔ اسے بھی ثواب ملتا ہے۔ اگر ہماری جماعت میں یہ بات شروع ہو جائے کہ تقسیم وراثت شریعت کے مطابق ہو۔ اور دوسرے لوگ یہ بات دیکھ لیں۔ کہ شریعت پر عمل کرنے سے کوئی تباہ نہیں ہوتا۔ بلکہ ترقی کرتا ہے۔ تو انہیں بھی ہدایت نصیب ہو جائے۔ اور اس طرح ہماری جماعت اس گناہ کو دور کرنے کا ذریعہ ٹھہرے۔

اخباروں کے ذریعے اس بات سے اطلاع دیدی جائے۔ کہ تمام احمدی دستخط کر کے اور انگوٹھے لگا کر میموریل تیار کریں اور کوئی احمدی خواہ کسی قوم کا ہو۔ کسی ضلع کا ہو کسی علاقہ کا ہو۔ سب یہ لکھدیں کہ ہمارے فیصلے شریعت پر ہوں۔ کسی علاقہ یا ضلع کے رواج پر نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر پھر وہ دن لائے۔ کہ وہ خدا کے حکموں پر عمل کر کے دین و دنیا میں کامیاب ہو جاویں آمین۔

بقیہ جنگ

صفحہ ۲ سے آگے۔

ایک اور ہوائی تاخت میں جو دشمن کے ہوائی بیڑے نے شرقی علاقہ جات اور ایک حصہ لنڈن پر کی ۵۵ نفوس ہلاک ہوئے اور ۱۱۴ مجروح جمیں جنگی ملکی مرد عورت بچے شامل ہیں جرمن ساحلی قصبات میں ہوائی تاخت کے خلاف بڑی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ لوگوں کو خبردار کیا گیا تھا کہ جب ہوائی تاخت ہوئی تو گرجوں میں گھنٹے بجائے جائینگے اور توپیں چھوٹینگی۔ پھر حکام نے ایک آزمائشی یا نقلی تاخت کرنیکا فیصلہ کیا مگر جس وقت توپیں چھٹیں اور گھنٹے بجنے شروع ہوئے تو لوگ بدحواس ہو کر بجائے ہدایات پر کاربند ہونے کے فوجی ہیڈ کوارٹروں کی طرف دوڑے۔

۱۵۔ اکتوبر کی تار خبر ہے کہ علاقہ ڈونک میں شدید جنگ جاری ہے۔ دشمن نے سربیا کے محاذ پر پھر کئی جگہ جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے۔ شامپین میں طرفین سے شدید گولہ باری ہوئی۔ نیز آرٹائس وغیرہ میں۔ جرمنوں نے ہماری لائینوں کے قریب زہر کو بھری ہوئے شیل پھینکے۔ فرنچ توپخانہ نے ہر جگہ ترکی بترکی جواب دیا۔ سیرس سے کوزنک انگریزی فوج نے دشمن پر حملہ آور ہوتے ہوئے گیس کے